تصریحات

(۱)

بابری مسجد کا سانحہ جس قدر المناک تھا امت مسلمہ کی طرف سے وہ اسی قدر مجرمانہ غفلت و تساہل کا شکار رہا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے موجودہ حکمرانوں کی تمام تر بے حسی و بے حمیتی کے باوجود اتنے کمزور ردعمل کی توقع کسی محب اسلام کو نہ تھی۔ مخالف تو مخالف خود حامیان حکومت کی طرف سے بھی ضعیف اور منفی ردعمل پر افسوسناک حیرت کا مظاہرہ کیا گیا۔ بابری مسجد کی شہادت کی خبر کے فوراً بعد ٹی وی پر عوام نے وزیراعظم کے استقبال میں رقص اور دھوم دھڑکے کا منظر بھی دیکھا جو ان کے زخم خوردہ دلوں پر نمک چھڑکنے سے کم نہ تھا۔ اگر یہی کچھ کسی سیکولر حکومت کے دور میں ہوا ہوتا تو مذہبی عناصر کی اکثریت کا غیظ و غضب دیدنی ہوتا مگر چونکہ مسلمان امت کے جذبات سے یہ استہزاء ایک ایسی "اسلامی" حکومت کے دور میں ہوا جس سے ان عناصر کے حقیر مفادات وابستہ ہیں اس لئے ان کی آنکھیں بصارت سے اور زبانیں احتجاج سے محروم رہیں تاکہ حکمرانوں کی جبینوں پر نمودار ہونے والی شکنیں ان کی دنیوی اغراض اور ذاتی مصلحتوں کو متاثر نہ کر دیں۔

اہل وطن کے جذبات سے ایک گھناؤنا مذاق موجودہ وزیراعظم نے اس وقت کیا جب وہ بھارت کی سرزمین کے اوپر پرواز کر رہے تھے ایک طرف بابری مسجد کی اینٹیں اپنی شہادت پر ماتم کناں تھیں اور دوسری طرف وزیراعظم صاحب بھارت کے اوپر سے گزرتے ہوئے بذریعہ وائرلیس بھارتی وزیراعظم نرسیما راؤ کو خیر سگالی اور بھارت کی ترقی اور مضبوطی کا پیغام دے رہے تھے۔ پاکستان میں رہ کر تو انہیں "بابری مسجد کی آواز" سنائی دے رہی تھی مگر ہندوستان پہنچ کر ان کی سماعت اچانک تعطل کا شکار نامعلوم کیوں ہوگئی؟ محب وطن عناصر کے ساتھ اس سے بدترین مذاق اور منافقت کی گھٹیا ترین مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔

(۲)

ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی اس حکومت کے عہد میں جتنی کمزور اور ناتواں ہے کسی دور نے اتنی کمزور خارجہ پالیسی نہیں دیکھی۔ متحدہ عرب امارات سے بابری مسجد کے سلسلہ میں احتجاج کرنے پر ہزاروں پاکستانیوں کا اخراج اور ہماری حکومت کی بے بسی عوام کے لئے ایک سوالیہ نشان ہے۔ حیرت تو اس بات پر ہے کہ پاکستانیوں کے خلاف الزامات کی وہ چارج شیٹ امارات کے سفارت خانے نے بھی نہیں لگائی جو رانا نذیر احمد اور وزارت خارجہ کے ترجمان نے ان کے خلاف عائد کی ہے۔ وزارت خارجہ کے عذر گناہ بدتر از گناہ نے دیگر ممالک میں موجود پاکستانیوں